حدیث شناسی:

علامہ محمد رضا حکیمی

ایمان و معرفت کا تعلق

قرآن کی نظر میں:

۱۔ لیکن (اے رسول) ان میں سے جو لوگ علم (دین) میں بڑے مضبوط پایہ پر فائز ہیں وہ اور ایمان والے تو جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی ہے اور جو (کتاب) تم سے پہلے نازل ہوئی ہے سب پر ایمان رکھتے ہیں اور پابندی سے نماز پڑھتے ہیں اور زکوۃ ادا کرتے ہیں اور خدا اور روز آخر کا یقین رکھتے ہیں ایسے ہی لوگوں کو ہم عنقریب بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے۔(سورہ نساء آیت ۱۶۲)

۲۔ اور (اے رسول) جن لوگوں کو (ہماری بارگاہ سے) علم عطا کیا گیا ہے وہ جانتے ہیں کہ جو (قرآن) تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے بالکل ٹھیک ہے اور سزا وار حمد (وثناء) غالب (خدا) کی راہ دکھاتا ہے۔(سورہ السباء آیت ۶)

۳۔ اور (اس لئے بھی) تاکہ جن لوگوں کو (کتب سماوی) کا علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بیشک تمہارے پروردگار کی طرف سے ٹھیک ٹھیک نازل ہوئی ہے۔پھر (یہ خیال کر کے) اس پر وہ لوگ ایمان لائیں پھر ان کے دل خدا کے سامنے عاجزی کریں اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا ان کو خدا سیدھی راہ تک پہونچا دیتا ہے۔ (سورہ الحج آیت ۵۴)

۴۔ (سچا) دین تو خدا کے نزدیک یقیناً (بس یہی) اسلام ہے اور اہل کتاب نے جو اس دین حق سے اختلاف کیا ہے تو محض آپس کی شرارت اور اصلی (امر) معلوم

ہوجانے کے بعد (ہی کیا ہے) اور جس شخص نے خدا کی نشانیوں سے انکار کیا وہ سمجھ لے کہ یقیناً خدا (اس سے) بہت جلد حساب لینے والا ہے۔ (سورہ آل عمران آیت ۱۸)

۵۔ یہ (قرآن) لوگوں (کی) ہدایت کے لئے دلیلوں کا مجموعہ ہے اور یقین کرنے والے لوگوں کے لئے (از سرتا پا) ہدایت ورحمت ہے۔ (سورہ الجاثیہ آیت ۲۰)

۶۔ اور ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے حالانکہ ہم نے ان کے پاس (رسول کی معرفت) کتاب بھی بھیجدی جسے ہر طرح سمجھ بوجھ کے تفصیل وار بیان کردیا ہے (اور وہ) ایماندار لوگوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ (سورۃ الاعراف آیت ۵۲)

۷۔ (اے رسول) تم تو اپنی آواز نہ مُردوں ہی کو سنا سکتے ہو اور نہ بہروں کو سنا سکتے ہو (خصوصاً) جب وہ پیٹھ پھیر کر چلے جائیں۔ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (پھیر کر) راہ مستقیم پر لا سکتے ہو۔ تم تو بس ان ہی لوگوں کو سنا (سمجھا) سکتے ہو جو ہماری آیتوں کو دل سے مانیں پھر یہی لوگ اسلام لانے والے ہیں۔ (سورہ روم آیت ۵۲۔۵۳)

۸۔ (اے رسول) کیا تم بہروں کو سنا سکتے ہو۔ یا اندھے کو اور اس شخص کو جو صریحی گمراہی میں پڑا ہو راستہ دکھا سکتے ہو (ہرگز نہیں) (سورہ زخرف آیت ۴۰)

۹۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ تمہاری زبانوں کی طرف کان لگائے رہتے ہیں تو کیا وہ تمہاری سن لیں گے (ہرگز نہیں) اگر چہ وہ کچھ سمجھ بھی نہ سکتے ہوں۔ تم کہیں بہروں کو کچھ سنا سکتے ہو اور بعض ان میں سے ایسے ہیں جو تمہاری طرف (ٹکٹکی باندھے) دیکھتے ہیں تو کیا وہ ایمان لائیں گے ہرگز نہیں انہیں کچھ نہ سوجھتا ہو تو تم اندھے کو راہ راست دکھا دو گے۔ (سورہ یونس آیت ۴۳۔۴۲)

حدیث کی نظر میں

۱۔ حضرت پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا۔ عقل کی مدد سے تمام اچھائیاں حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اور جس کے پاس عقل نہیں اس کے پاس دین نہیں۔ (تحف العقول ۴۴)

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا۔ لوگوں پر خدا کی دو حجتیں ہیں ایک ظاہری حجت، دوسرے مخفی حجت۔ ظاہری پیغمبران کرام مرسلین اور آئمہ علیہم السلام ہیں اور مخفی حجت لوگوں کی عقلیں ہیں۔ (اصول کافی ۱/۱۶)

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ ایمان کی دولت حسن یقین ہے۔ (غرر الحکم۔ ۳۱۵)

۴۔ مصحف ناطق حضرت امام صادقؑ کا ارشاد ہے۔ جو عقلمند ہوتا ہے دیندار ہوتا ہے۔ (اصول کافی ۱/۱۱)

۵۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ علم و دانائی ایمان و اعتقاد سے آباد ہوتی ہے۔ (اور انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے) (نہج البلاغہ ۴۸۸۔ عبدہ۔ ۱/۳۰۲)

۶۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا بے شک سب سے پہلا علم اور اس کی بنیاد، اس کی طاقت اور اس کی عمارت جس کے بغیر کوئی چیز فائدہ بخش نہیں وہ عقل ہے جسے خداوند عالم نے لوگوں کے لئے زینت اور نور قرار دیا ہے۔ عقل ہی کے ذریعہ بندے اپنے خالق کو پہچانتے ہیں اور وہ یہ جانتے ہیں کہ وہ پیدا کئے گئے ہیں ان کے کاموں کی تدبیر اسی سے ہے۔۔۔ اور وہ اپنی عقل ہی سے جو کچھ کہ خلق کیا گیا ہے اس کے سلسلہ میں اور آسمان، زمین، چاند وسورج، دن و رات کے سلسلہ میں غور و فکر کرتے ہیں اور استدلال کرتے ہیں کہ وہ اس جیسی مخلوق کا کوئی نہ کوئی خالق یا مدبر ہے جو اس سے نہ کبھی جدا تھی اور نہ جدا ہو سکتی ہے۔ اور عقل ہی کے ذریعہ نیک و بد میں تمیز کی جاتی ہے اور بے شک نادانی میں تاریکی ہے اور علم میں نور ہے اور یہی عقل کے اوپر دلالت معلوم ہوتی ہے۔

آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا لوگوں کے لئے صرف عقل کافی ہے انھیں اس کے علاوہ کسی دوسرے چیز کی ضرورت نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا عقلمند خود اپنے عقل کی مدد سے، جسے خداوند عالم نے اس کے لئے سرمایہ زینت وہدایت قرار دیا ہے، جانتا ہے کہ خدا حق ہے اور وہی اس کا رب ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ خدا کس چیز کو پسند کرتا ہے اور کس چیز سے اسے

کراہیت ہے، وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کی جائے اسکی نافرمانی نہ کی جائے ، وہ اس بات کو بھی جانتا ہے کہ اس کی عقل دینی جزئیات کو اس کے لئے روشن اور آشکار نہیں کرسکتی اور بغیر علم ودانش کے اس موضوع کے لازمی معلومات کو حاصل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اور اسی طرح اگر صرف علم کے وسیلے سے منزل تک نہیں پہنچا جاسکتا تو صرف عقل سے بھی کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے عقلمند انسان پر علم ودانش کا حاصل کرنا واجب ہے۔ اور انسانی شخصیت کا استحکام بھی علم ودانش میں ہے۔(اصول کافی ۱ / ۲۹)

۷۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا۔ عقل پیغمبر حق ہے۔(غرر الحکم ۱۵)

۸۔ حضرت امام حسینؑ کا ارشاد ہے عقل بغیر حق کی پیروی کے کمال حاصل نہیں کرتی۔ (بحار۔ ۸۷/ ۱۲۷)

۹۔ حضرت امام کاظمؑ نے فرمایا حق کے مقابلہ میں انکساری برتو تاکہ عقلمند ترین لوگوں میں گنے جاسکو۔(اصول کافی۔ ۱/ ۱۶)

۱۰۔ حضرت امام کاظمؑ نے فرمایا اے ہشام جو اللہ کے بارے میں عقل نہیں رکھتا وہ خدا سے نہیں ڈرتا اور جسے خدا عقل نہیں دیتا اسکی معرفت متزلزل رہتی ہے اسے ایسی معرفت حاصل نہیں ہوتی جس سے وہ دیکھ سکے اور یا اس کی حقیقت کو مقلب میں محسوس کرے۔ (اصول کافی ۱/ ۱۸)

۱۱۔ حضرت امیر المومنینؑ کا قول ہے۔ کہ علم کا حاصل کرنا عبادت سے افضل ہے جیسا کہ خداوند عالم کا ارشاد ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء" (سورہ فاطر آیت ۲۸) بے شک صرف خدا کے عالم بندے ہی خدا سے ڈرتے ہیں۔(بحار ۱۹/ ۸۰)

۱۲۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ ایمان کی بنیاد علم ہے۔(بحار ۱۹/ ۸۱)

۱۳۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ ایسے ہی لوگ دل کے اندھے ہیں اور ہوا پرستوں کے شریک ہیں اور خود در ہدایت کی کنجی اور سقوط وتباہی کے در کا تالا ہیں۔ انھوں نے ایسا راستہ بہت اچھی طرح پالیا اور اس پر چل دئے۔ انھوں نے مفید مشغل کو مضبوطی سے

پکڑلیا اور اس کی روشنی میں راہ ظلمات سے گذر گئے۔ وہ مضبوط ترین دستاویز تک پہنچ گئے اور خود کو مضبوطی اسی سے منسلک کر دیا ان کا یقین اس شخص کے مانند ہے جو سورج کی روشنی کو دیکھتا ہے جس شخص نے خود کو ایسا بنا دیا ہو اور اس نے تمام اہم اور اعلیٰ امور میں خدا کی اطاعت کے لئے اپنا جسم اس کے حوالے کر دیا ہو، جو بھی کام اس کے سامنے آتا ہے اس کو بہت سلیقے سے انجام تک پہنچاتا ہے اور ہر فرع اور حکم کو اصل (دین) سے منطبق کرتا ہے وہ اندھیروں میں نور، مخفی چیزوں کو ظاہر کرنے والا، مبہمات کی کنجی، حلال مشکلات اور بیابانوں میں رہنما ہے، جب وہ گفتگو کرتا ہے تو حقیقت کی گرہیں کھول دیتا ہے اس کا سکوت سلامتی کی ضمانت ہے وہ خدا کے لئے اخلاص کا مظاہرہ کرتا ہے اور خدا بھی اسے مخلصین میں شمار کرتا ہے۔ (نہج البلاغہ ۲۱۰۔ عبدہ ۱/۱۶۶)

۱۴۔ حضرت صادق آل محمدؐ نے فرمایا لوگوں پر اللہ کی حجت نبی ہیں اور ہمارے درمیان، بندوں اور اللہ کے درمیان عقل حجت ہے۔ (اصول کافی ۱/۲۵)

۱۵۔ حضرت امام کاظمؑ نے فرمایا۔ خداوند عالم نے انبیاء و مرسلین کو اپنے بندوں کی طرف اس لئے مبعوث کیا تاکہ وہ حقائق کو اللہ کے طریقوں سے آشکار کر سکیں (یعنی اللہ کی معرفت پیدا کریں) جس نے بہترین طریقے سے اسے قبول کیا اس نے بہتر معرفت حاصل کی اور جو شخص بھی اللہ کے حکم کو بہتر طریقے سے جانتا ہے اس کی عقل بھی بہتر ہے اور جن لوگوں کی عقل کامل ہے، دنیا و آخرت میں ان کا درجہ بلند ہے۔ (اصول کافی ۱/۱۶)

۱۶۔ حضرت صادقؑ نے فرمایا۔ عقل مومن کے لئے رہنما ہے۔ (اصول کافی ۱/۲۵)

عمل اور معرفت کا رابطہ

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اور تم لوگوں سے تو نیکی کرنے کو کہتے ہیں اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم کتاب خدا کو (برابر) رٹا کرتے ہو تو تم کیا اتنا بھی نہیں سمجھتے۔ (سورہ بقرہ آیت ۴۴)

۲۔ اور جب تک تمہارے پاس موت آئے اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو۔(سورہ نحل آیت ۹۹)

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا۔ میں ایسے علم سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں جس علم کا کوئی فائدہ نہ ہو اور وہ علم ہے جو عمل سے مخلصانہ لگاؤ نہ رکھتا ہو اور یاد رکھو مختصر سا علم عمل کرنے والوں کے لئے بہت ہے اس لئے کہ وہ علم جسے انسان ایک لمحہ میں حاصل کر لیتا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے پوری زندگی گذار دیتا ہے۔(بحار ۳۲/۲)

۲۔ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ عالم کے جہالت کی دلیل یہ ہے کہ وہ اپنے علم پر عمل نہ کرے۔(غرر الحکم ۲۴۳)

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا فقط جن چیزوں پر عمل کرنا چاہو اسی کو یاد کرو اس لئے کہ خداوند عالم علم پر عمل کرنے کے علاوہ کسی چیز سے فائدہ نہیں پہنچاتا۔علم پر عمل کرنا ہی نیک دانشوروں کا طریقہ ہے جبکہ نادان دانشور صرف علم کو نقل کرنے اور حفظ کرنے کی فکر میں رہتے ہیں۔(عدۃ الداعی ص ۶۸۔)

۴۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بغیر علم ومعرفت کے کوئی بھی عمل قبول نہیں کیا جاتا اور علم ومعرفت بغیر عمل کے ظاہر نہیں ہوتا اور جو شخص بھی علم ومعرفت حاصل کرتا ہے وہی معرفت اسکے عمل پر دلالت کرتی ہے اور جو علم ومعرفت نہیں حاصل کرپاتا وہ عمل بھی نہیں کرتا۔(تحف العقول ۲۱۵)

۵۔ حضرت امام صادقؑ نے فرمایا۔ جو شخص بھی بغیر بصیرت اور باریک بینی کے عمل کرتا ہے وہ اس شخص جیسا ہے جو مختصر سا راستہ طے کرتا ہے یعنی جس قدر وہ حرکت اور تیزی دکھاتا ہے اتنا ہی وہ مقصد سے دور ہوتا جاتا ہے۔(اصول کافی ۱/ ۴۳)

۶۔ حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا انجیل میں مکتوب ہے کہ اس علم کو طلب

نہ کرو جس پر عمل نہ کرسکو گرچہ ابھی تک جو کچھ تم نے جانا ہے سب پر عمل نہیں کیا ہے اس صورت میں جب کہ علم پر عمل نہیں ہوتا تو یہ خدا سے دوری کا سبب بنتا ہے۔(بحار ۲/ ۲۸)

۷۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا حق کے ساتھ میں تمھیں یہ کہتا ہوں کہ لوگوں میں بد ترین شخص وہ عالم ہے جو اپنے علم ومعرفت پر دنیا کو ترجیح دیتا ہے اسے پسند کرتا ہے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے سرگرداں رہتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ لوگوں کو حیرت زدہ کرنے کی قوت وصلاحیت رکھتا ہو تو انھیں حیرت زدہ بھی کر دیتا ہے۔سورج کی روشنی کو اگر اندھا دیکھے تو اسے کیا فائدہ؟ اسی طرح اس عالم کا علم ہے جو اس پر عمل نہیں کرتا...لہٰذا جھوٹے عالموں سے خود کو دور رکھو جس کے لباس گرم ہوتے ہیں اور جو نگاہوں کو جھکا کر چلتے ہیں۔ اسی طرح اپنے گناہوں کو ڈھکے رکھنے میں کے لئے بالکل بھیڑیئے کی طرح اپنی نظروں کو نیچی کیے ہوئے ادھر ادھر دیکھتے رہتے ہیں۔اور ان کی گفتگو ان کے کردار کے مخالف ہوتی ہے یعنی کردار وگفتار کے درمیان مماثلت نہیں پائی جاتی ہے۔(تحف العقول ۳۷۵)

۸۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا مومن باقی رہنے والی چیزوں کی طرف راغب ہوتا ہے اور فنا ہونے والی چیزوں سے قناعت کیے رہتا ہے۔بردباری کو علم سے ملا دیتا ہے اور علم کو عمل سے۔(بحار الانوار ۷۸/ ۲۶)

۹۔ حضرت امام حسن عسکریؑ نے فرمایا کہ شکر گزاروں کے علاوہ نعمت کو کوئی پہچانتا نہیں اور نعمت پر شکر یہ سوائے صاحبان عرفان کے کوئی نہیں کرتا۔(بحار ۷۸/ ۳۷۸)

۱۰۔ مصحف ناطق حضرت امام صادقؑ نے اپنے والد بزرگوار کے حوالے سے فرمایا کہ رسول خدا کا ارشاد ہے جو بغیر علم کے عمل کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو قبل اس کے کہ وہ اصلاح کرے تباہی کی طرف چلا جاتا ہے۔(تحف العقول ۳۹)

۱۱۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: روشن قلب اور باریک بیں انسان اپنے کام کو اس وقت شروع کرتا ہے جب وہ یہ جان لیتا ہے کہ اس کا یہ عمل کرنا منفعت بخش ہے یا

نقصاندہ؟ تا کہ اگر اسے فائدہ نظر آئے تو وہ آگے بڑھے اور اگر نقصان کا خطرہ ہو تو پیچھے رہ جائے۔ اس لئے کہ بغیر علم کے عمل کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے بغیر راہ معلوم کئے سفر طے کرنے والا یعنی جس قدر وہ اپنی اصل راہ سے دور ہوتا جاتا ہے اپنی منزل سے دور ہوتا جاتا ہے اور جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے وہ اس شخص جیسا ہے جو روشن راستوں پر چل رہا ہے۔ لہٰذا روشن فکر انسان کو دیکھو وہ آگے بڑھ رہا ہے یا پیچھے آرہا ہے۔ (نہج البلاغہ ۲۸۱۔ ۲۸۰، عبدہ ۲۸۹/۱)

۱۲۔ حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے جو شخص بغیر علم کے کسی کام کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے وہ شخص ایسا ہے جس نے خود اپنی ناک کاٹ لی (یعنی اس نے اپنی ذات کو تکلیف ومشقت میں ڈالدیا ہے۔ (تحفہ العقول ۲۶۲)

۱۳۔ حضرت صادق آل محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص نتیجہ سے خوفزدہ ہوتا ہے وہ جس چیز کا استعمال نہیں جانتا اس میں تاخیر کرتا ہے۔ (تحفہ العقول ۲۶۲)

۱۴۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا دو افراد ایسے ہیں جو خود کو اور دوسروں کو دھوکہ دیتے ہیں... ایک وہ عالم جو اصلاح کا ارادہ نہ رکھتا ہو اور ایک وہ اصلاح چاہنے والا جو علم اور عالم سے بے خبر ہو۔ (خصال ۲/ ۴۳۷)

۱۵۔ حضرت علیؑ نے فرمایا کوئی جاہل ایسا نظر نہ آئے گا مگر یہ کہ یا وہ افراط کرتا نظر آئے گا یا تفریط۔ (نہج البلاغہ۔ ۱۱۶)

۱۶۔ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا اے ابن مسعود جب کوئی کام کرو تو علم وعقل کے ساتھ کرو اور بغیر جانے سمجھے کسی کام کو کرنے سے ڈرو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ”ولا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا“۔ (سورہ نحل ۹۲۔)

اور تم لوگ اس عورت کے ایسے نہ ہو جاؤ جو اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے۔

۱۷۔ حضرت علی علیہ السلام کا ارشاد ہے پست ترین علم وہ ہے جو صرف زبان تک محدود رہے (اس پر عمل نہ کیا جائے) اور افضل ترین علم وہ ہے جو جسم کے اعضاء و جوارح سے آشکار، (یعنی اس پر عمل کیا جائے) (نہج البلاغہ ۱۱۲۷)

معرفت کے ساتھ عمل کی قدروقیمت

حدیث کی نظر میں:

۱۔ حضرت رسول اکرمؐ کی حدیث زید بن علی اپنے آباء کرام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خداؐ نے فرمایا غوروفکر کے بعد دو رکعت نماز رات بھر کے قیام سے بہتر ہے۔ (ثواب الاعمال ۶۸۔)

۲۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا اے ھشام عالم کا مختصر سا عمل مقبول ہے اور اس کا دوہرا ثواب ہے اور جاہلوں وہوس پرستوں کا کثیر عمل بھی قابل قبول نہیں۔ (اصول کافی ۱/ ۱۲)

۳۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا تم جس کی عبادت کرتے ہو اس کی معرفت اپنے قلب میں بٹھا لو یہاں تک کہ تمہارے حرکات وسکنات اس کی گواہی دیں کہ تم اس کی عبادت کر رہے ہو جس کی تم نے معرفت حاصل کی ہے، یہ تمہارے لئے مفید اور فائدہ بخش ہوگا۔ (تحف العقول ۱۶۰)

۴۔ حضرت علیؑ نے سنا کہ حروریان (خوارج) رات بھر نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا یقین کی حالت میں سونا حالت شک میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے (نہج البلاغہ۔ ۱۱۳۰)

۵۔ حضرت امام صادق نے فرمایا یاد رکھو خدا کے نزدیک یقین کے ساتھ ادا کیا گیا مختصر سا عمل اس کثیر عمل سے زیادہ بہتر ہے جس میں یقین شامل نہ ہو۔ (تحف العقول ۲۶۴)

۶۔ حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک راوی نے ایک شخص کے دین عبادت اور

اس کے فضل کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے پوچھا کہ اس کی عقل کیسی ہے؟ میں نے جواب دیا مجھے اس بارے میں کچھ نہیں معلوم آپ نے فرمایا جزاء عقل کے اندازہ کے مطابق ہے۔

۷۔ حضرت علیؑ نے فرمایا۔ بغیر علم کے عبادت کرنے والا کولہو کے گدھے جیسا ہے جو ایک ہی جگہ گھومتا رہتا ہے اور اپنی جگہ سے آگے نہیں بڑھتا۔ (غرر الحکم ۵۳)

۸۔ حضرت رسول اکرمؐ نے فرمایا بے شک انسان نماز ادا کرتا ہے جبکہ اس کی ان نمازوں میں سے ۶ میں سے ایک یا دس میں سے ایک لکھی جاتی ہے۔ انسان کی بس وہ نماز لکھی جاتی ہے۔ جو اس نے عقل وفکر کے ساتھ پڑھی ہے۔ (بحار ۸۴/ ۲۴۹)

فکر کی نشر واشاعت اور اس کے طور طریقے

مناسب راہیں تلاش کرنا:

قرآن کی نظر میں:

۱۔ (اے رسول) تم (ان سے) مثال کے طور پر ایک گاؤں (انطاکیہ) والوں کا قصہ بیان کرو کہ جب وہاں (ہمارے) پیغمبر آئے اس طرح کہ جب ہم نے ان کے پاس دو (پیغمبر یوحنا اور یونس) بھیجے تو ان لوگوں نے دونوں کو جھٹلایا تب ہم نے ایک تیسرے (پیغمبر شمعون) سے (ان دونوں کو) مدد دی تو ان تینوں نے کہا کہ ہم تمہارے پاس خدا کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں وہ لوگ کہنے لگے کہ تم لوگ بھی تو بس ہمارے ہی آدمی ہو اور خدا نے کچھ نازل نہیں کیا ہے تم سب کے سب بالکل جھوٹے ہو۔ تب ان پیغمبروں نے کہا ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم یقیناً اسی کے بھیجے ہوئے (آئے) ہیں۔ اور اتنے میں شہر کے اس سرے سے ایک شخص (حبیب نجار) دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ اے میری قوم (ان) پیغمبروں کا کہنا مانو تو ایسے لوگوں کا (ضروری) کہنا مانو جو تم سے تبلیغ رسالت کی کچھ مزدوری نہیں مانگتے اور وہ لوگ ہدایت یافتہ بھی ہیں۔ اور مجھے کیا۔ (خبط) ہوا ہے کہ جس نے مجھے پیدا کیا ہے اس کی عبادت

نہ کروں حالانکہ تم سب کے سب اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔(سورہ یٰسین آیت ۱۴۔۱۳۔۲۲۔۲۰)

۲۔اور اس میں بھی شک نہیں کہ ہم نے ابراہیم کو پہلے ہی سے فہم سلیم عطا کی تھی اور ہم ان (حالت) سے خوب واقف تھے جب انہوں نے اپنے منہ بولے) باپ اور اپنی قوم سے کہا یہ مورتیں جن کی تم لوگوں مجاوری کرتے ہو آخر کیا (بلا) ہیں وہ لوگ بولے (اور تو کچھ نہیں جانتے مگر) اپنے بڑے بوڑھوں کو ان ہی کی پرستش کرتے دیکھا ہے ابراہیم نے کہا کہ یقیناً تم بھی اور تمہارے بزرگ بھی کھلی ہوئی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے وہ لوگ کہنے لگے تو کیا تم ہمارے پاس حق بات لیکر آئے ہو یا تم بھی (یوں ہی) دل لگی کرتے ہو ابراہیم نے کہا (مذاق نہیں ٹھیک کہتا ہوں کہ تمہارے معبود بت نہیں) بلکہ تمہارا پروردگار آسمان وزمین کا مالک ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور میں خود اس بات کا تمہارے سامنے گواہ ہوں۔ اور (اپنے جی میں کہا)خدا کی قسم تمہارے پیٹھ پھیرنے کے بعد میں تمہارے بتوں کے ساتھ ایک چال چلوں گا۔(سورہ انبیاء ۵۷۔۵۱)

ب۔ اقدام کرنا اور اس پر قائم رہنا

قرآن کی نظر میں:

۱۔ (اے رسول) تم خدا کی راہ میں جہاد کرو۔ اورتم اپنی ذات کے سوا کسی اور کے ذمہ دار نہیں ہو اور ایماندار وں کو (جہاد کی) ترغیب دو... (سورہ نساء ۸۴)

۲۔ چنانچہ ابراہیم نے ان بتوں کو)توڑ کر چکنا چور کرڈالا مگر ان کے بڑے بت کو (اس لئے رہنے دیا) تاکہ یہ لوگ عید سے پلٹ کر) اس کی طرف رجوع کریں (جب کفار کو معلوم ہوا) تو کہنے لگے جس نے یہ گستاخی ہمارے معبودوں کے ساتھ کی ہے اس نے یقیناً بڑا ظلم کیا (کچھ لوگ) کہنے لگے ہم نے ایک نوجوان کو جس کو لوگ ابراہیم کہتے ہیں ان بتوں کا

(بری طرح)ذکر کرتے سنا تھا۔(سورہ انبیا ء ۶۰۔۵۸)

تبلیغ کے قوانین:

قرآن کی نظر میں:

۱۔(اے رسول) تم (لوگوں کو) اپنے پروردگار کی راہ پر حکمت اور اچھی اچھی نصیحت کے ذریعہ سے بلاؤ اور بحث ومباحثہ کرو بھی تو اس طریقہ سے جو (لوگوں کے نزدیک) سب سے اچھا ہو۔(سورہ نحل آیت ۱۲۵)

کامیاب تبلیغ:

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اور ہم نے جب کبھی کوئی پیغمبر بھیجا تو اس کی قوم کی زبان میں باتیں کرتا ہوا۔ تا کہ اس کے سامنے ہمارے احکام بیان کر سکے۔ (سورہ ابراہیم ۴)

۲۔(یہ قرآن) جسے روح الامین (جبرئیل) صاف عربی زبان میں لے کرتمہارے دل پر نازل ہوئے ہیں تا کہ تم بھی (اور پیغمبروں کی طرح لوگوں کو عذاب خدا سے) ڈراؤ(سورہ شعرا۱۹۵۔۱۹۳)

۵۔تبلیغ کی کامیابی میں مبلغ کا کردار اور اس کا نقش

قرآن کی نظر میں:

۱۔ اور اس سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے۔ جو (لوگوں کو) خدا کی طرف بلائے اور اچھے اچھے کام کرے اور کہے کہ میں یقیناً (خدا کے (فرماں بردار بندوں میں ہوں۔(سورہ فصلت ۳۳)

۲۔ اے ایماندارو تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے ، خدا کے

نزدیک یہ غضب کی بات ہے کہ تم ایسی بات کہو جو کیا نہیں کرتے، خدا کے نزدیک یہ غضب کی بات ہے۔(سورہ صف ۳۔۲)

۳۔حدیث کی نظر میں:

۱۔حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا اے ابوذر۔(بغیر عمل کے دعوت (تبلیغ) کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے بغیر کمان کے تیر اندازی کرنے والا۔(مکارم الاخلاق،۵۴۸)

۲۔حضرت صادق آل محمد نے فرمایا۔لوگوں میں گفتار سے نہیں بلکہ کردار سے تبلیغ کرو تاکہ وہ تمھیں دیکھ سکیں کہ تم کو صاحب ورع، کوشش کرنے والا، نماز گزار، عبادت کرنے والا اور نیک صفت ہو۔اس لئے کہ یہی واقعی تبلیغ ہے۔(وسائل،۱۱/ ۱۹۴)

۳۔حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا۔جب عالم اپنے علم پر عمل نہیں کرتا تو اس کی نصیحت لوگوں کے دلوں سے اس طرح پھسل جاتی ہے جس طرح پہاڑ سے بارش کا پانی۔(منیۃ المرید/ ۴۸)

عمل کی اہمیت اور حقیقت

قرآن کریم

۱۔خداوند عالم قرآن کریم میں اس طرح ارشاد فرماتا ہے۔

انسان کے لئے کچھ بھی نہیں ہے سوائے اتنا کہ جتنی اس نے کوشش کی ہو اور یہ کہ اس کی کوشش آگے چل کر دیکھی جائے گی پھر اس کو اس کا بدلہ پورا پورا دیا جائے گا۔(سورہ النجم آیت ۴۱۔۳۹)

۲۔پس جو شخص مومن ہونے کی حالت میں نیکیاں کرے گا اس کی کوشش کی ناقدری نہ کی جائے گی جس حال میں کہ ہم اس کو لکھتے جاتے ہیں۔(سورہ انبیاء آیت ۹۴)

۳۔اور جو شخص بھی کوئی نیک کام کرے گا چاہے وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ

صاحب ایمان بھی ہو، ان سب کو جنت میں داخل کیا جائے گا اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔(سورہ نساء آیت ۱۲۴)

۴۔ جو شخص مومن ہونے کی حالت میں کوئی نیکی کرے گا تو اس کو کسی کمی اور نقصان کا اندیشہ نہیں ہے۔(سورہ طٰہٰ آیت ۱۱۲)

۵۔ اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم یہ کہدو کہ میرا کیا میرے لئے اور تمہارا کیا تمہارے لئے جو کچھ نہیں کرتا ہوں اس سے تم بری ہو اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے میں بری ہوں۔ (سورہ یونس آیت ۴۱)

۶۔پس (اے رسول) تم اس کی طرف ان کو بلائے جاؤ اور جیسا تمکو حکم دیا گیا ہے ویسے ہی قائم رہو اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو اور یہ کہدو کہ اللہ نے جو کتاب نازل کی ہے میں اس پر ایمان لایا ہوں اور مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ تمہارے درمیان عدالت کروں اللہ ہمارا بھی پروردگار ہے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہمارے اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہے اور اللہ (قیامت کے دن) ہم سب کو جمع کرے گا اور اس کی طرف (سب کی) بازگشت ہوگی۔(سورہ شوریٰ آیت ۱۵)

۷۔ ہر ایک کے لئے درجے اسی کے بموجب ہیں جو کچھ انہوں نے کیا اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اس سے تمہارا پروردگار بے خبر نہیں ہے۔(سورہ انعام ایک ۱۳۲)

۸۔ جو کافر ہوگیا تو اس کے کفر کا وبال اسی پر رہے گا اور جس نے کوئی نیکی کی تو وہ اپنی ذات کے لئے (بہتری کا) سامان کررہے ہیں۔(سورہ روم آیت ۴۴)

۹۔ یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف کرلو بلکہ حقیقی نیکی اسی کی ہے جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور انبیاء پر ایمان لائے اور محبت خدا میں مال رشتہ داروں کو اور یتیموں اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو اور گردنیں (یعنی غلام) آزاد کرنے میں دے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور

جب معاہدہ کرلیں تو اپنے عہد کے پورا کرنے والے ہوں اور تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی کی سختی کے وقت صبر کرنے والے ہوں یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ بولا اور یہی متقی ہیں ۔(سورہ بقرہ آیت ۱۷۷)

۱۰۔ جو شخص کوئی بھی بدی کرے گا تو اس کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور جو شخص مرد ہو یا عورت کوئی نیک عمل اس حال میں بجا لائے گا کہ وہ مومن بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے جس میں ان کو بے حساب رزق دیا جائے گا۔ (سورہ مومن آیت ۔ ۴۰)

اس مقام پر عمل اور اس کی اہمیت اور اسکی حقیقت سے ہماری مراد وہی ہے جو شریعت اسلامی میں مختلف تعبیروں کے ساتھ وارد ہوا ہے یعنی عمل پر آمادہ کرنا اور ہر عمل کو اس زندگی میں انسانی اصول سے قرار دینا اور وہ اہم ترین اصول کہ جس کے ثابت کرنے کے لئے دین نے دعوت دی ہے بہ معنی اسلامی تعلیمات کے نظام سے بخوبی سمجھے جاسکتے ہیں اس طرح عمل کی نگہداشت اس پر عمل اس کی بنیادی اہمیت اس کی حکمت سازی اور حیات بخشی انسان کا خود اپنی ذات سے خدا اور معاشرہ سے تعلق اور عالمی تاریخ سے اس کا رشتہ ظاہر وآشکار ہوتا ہے قارئین حضرات اس سلسلے میں آنے والی آیات و احادیث کو ملاحظہ کرسکتے ہیں ۔

حدیث

آنحضرت (ص) نے ارشاد فرمایا تم لوگ آج کردار (وعمل) کی منزل میں ہو حساب کی منزل میں نہیں ہو اور کل (روز آخرت) حساب کی منزل میں ہوں گے عمل کی منزل میں نہ ہوگے ۔

۲۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا آج عمل کا دن ہے حساب کا نہیں اور کل حساب کا دن ہوگا عمل کا نہیں ۔ ۲؎

۳۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کردار خزانہ ہے اور دنیا کان (یعنی جس مقام سے خزانہ باہر نکالا جاتا ہے ۔) ۳؎

۴۔حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا میں اس گروہ سے ہوں کہ جس پر سرزنش کرنے والوں کی سرزمین خدا سے متعلق امور (یعنی فرائض دینی) میں اثر نہیں کرتی ان کی پیشانیاں سچے (لوگوں) کی پیشانیاں ہیں ان کی گفتگو نیک لوگوں کی گفتگو ہے وہ (عابد) شب زندہ دار ہیں اور دن کو عدل گستری کرتے ہیں تکبر نہیں کرتے بزرگی تلاش نہیں کرتے اور خیانت نہیں کرتے نہ ہی فساد کرتے ہیں ان کے دل بہشت میں ہیں اور جسم کام اور کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ ۴

۵۔حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جان لو کہ آج کا دن گھوڑوں کو گھڑدوڑ کے لئے آمادہ کرنے کا دن ہے اور کل مقابلہ کرنے کا دن ہے۔ جان لو کہ تم امید اور آرزو دونوں کے درمیان زندگی گذار رہے ہو جس کا انجام اور اختتام موت ہے لہٰذا جو شخص امید کے دنوں میں موت کا وقت پہونچنے سے قبل عمل کرنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو سکا عمل اس کے لئے مفید ثابت ہوگا اور موت اسے نقصان نہ پہونچا سکے گی۔ ۵

۶۔حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا حق (بات) کہو تاکہ حق گوئی کے ساتھ پہچانے جاؤ اور حق پر عمل کرو تاکہ اہل حق میں سے قرار پاؤ۔ ۶

۷۔حضرت علی نے ارشاد فرمایا ہر وقت کام کرتے رہو۔ ۷

۸۔حضرت علیؑ نے فرمایا گزرا ہوا کل تمہارے ہاتھوں سے چلا گیا آنے والا کل مشکوک ہے (یعنی آئے کہ نہ آئے) اور آج کا دن غنیمت ہے لہٰذا اس ممکن فرصت سے استفادہ کرو (اس میں کام کرنے میں مصروف ہو جاؤ۔ ۸

۹۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے پیغمبرؐ میں آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ اسلام پر آپ کی بیعت کروں۔ آنحضرتؐ نے (آزمائش کرتے ہوئے) فرمایا تم اس لئے بیعت کرتے ہو کر اپنے باپ کو قتل کرو؟ اس شخص نے اپنا ہاتھ ہٹایا اور چلا گیا پھر واپس آیا عرض کی

ہاں (میں اس امر پر بیعت کرتا ہوں) حضرتؑ نے اس سے فرمایا مومن کا یقین اسکے عمل میں نظر آتا ہے اور کافر کے انکار اس کے عمل سے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ انہوں نے اس مقصد کو صحیح حاصل نہیں کیا تم (لوگ) کافروں اور منافقوں کی بے اعتقادی کو (اور ان کی بد اعمالی کو) انہیں کے غلط اعمال سے حاصل کر سکتے ہو۔

۱۰۔ امام رضاؑ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت فرمائی کہ جو کچھ کسی کے پاس ہے اس کو اپنے ہاتھوں کے عمل کے بغیر حاصل نہیں کر سکتے۔۹

۱۱۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا مومن اپنے عمل سے مومن ہوتا ہے (نہ کہ اپنی گفتگو اور ادعا سے)۔۱۰

۱۲۔ عمل صاحب یقین شخص کا درست ہوتا ہے۔۱۱

۱۳۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا کسی انسان کا ساتھی اس کے عمل کے علاوہ نہیں ہوسکتا۔۱۲

۱۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہماری ولایت تک عمل کے بغیر نہیں پہونچا جا سکتا۔۱۳

۱۵۔ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا میں تم سے حق کی بات بیان کرتا ہوں کہ حکمت کے اعتبار سے لوگوں کی دو قسمیں ہیں ایک وہ لوگ ہیں جو سچی گفتگو کرتے ہیں اور اپنے کردار سے اس کی تصدیق کرتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ جو بات تو صحیح کرتے ہیں مگر اپنے کردار سے اسے تباہ کر دیتے ہیں ان دونوں کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہے صاحبان کردار علماء کے لئے مبارک ہو اور فقط علماء گفتار کے لئے نامبارک ہو۔

۱۶۔ امام کاظمؑ نے ہشام سے فرمایا اے ہشام تمام لوگ ستاروں کو دیکھتے ہیں لیکن کوئی تو ان کے ذریعہ راہ حاصل کر سکتا ہے گذرگاہوں اور منزلوں سے آشنا ہوسکتا ہے تم بھی حکمت پڑھتے ہو اور کوئی شخص تم سے اس حکمت کے ذریعہ راہ حاصل کرے کہ اس پر عمل کرے۔۱۴

۱۷۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا۔ علم تمہاری راہنمائی کرتا ہے لیکن عمل تمہیں ھدف تک پہونچاتا ہے۔ ۱۵؎

ایمان و عمل سے وابستگی: قرآنی ارشادات

۱۔ وقت عصر کی قسم انسان ضرور نقصان میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی پیروی کی تاکید اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے۔ ۱۶؎

یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ساری مخلوق سے بہتر وہی لوگ ہیں۔ ۱۷؎

۳۔ بیشک ہم نے انسان کو بہت ہی اچھے کینڈے پر بنایا پھر ہم نے اسے پست سے پست حالت کی طرف پھیر دیا سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیکیاں کرتے رہے کہ ان کے لئے بے انتہا ثواب ہے۔ ۱۸؎

۴۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل بجالائے ان کی دعا (خدا) قبول فرماتا ہے اور ان کے حق میں اپنا فضل و کرم بڑھادیتا ہے۔ ۱۹؎

۵۔ آپ کہہ دیجئے سوائے اس کے نہیں کہ میں تو ایک ہی بات کی تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ تم دو دو ایک ایک کرکے خدا کے (کام کے لئے) کھڑے ہو جاؤ۔ ۲۰؎

۶۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور جو کچھ محمد (مصطفیٰ) پر نازل کیا گیا اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اس پر بھی ایمان لائے ان سے ان کی خرابیاں دور فرمادیں اور ان کی حالت درست کردی۔ ۲۱؎

۷۔ (غرض موسیٰؑ کی لاٹھی نے سب ہڑپ کرلیا) یہ دیکھتے ہی وہ سب جادوگر سجدے میں گر پڑے۔ (سورہ طٰہٰ آیت۔ ۷۰)

۸۔ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایسی چیز نہیں ہیں کہ وہ ہمارے حضور میں تمہارا درجہ قریب کردیں ہاں جو شخص ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو ایسے ہی تو لوگ وہ ہیں کہ جو

عمل (بھی) کریں گے اس کا دو چند معاوضہ ان کے لئے (مہیا) ہے اور وہی بالا خانوں میں امن سے رہیں گے۔ ۲۲

حدیث

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا۔ ایمان تمام عمل ہے ۲۳ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا ایمان عمل کے سوا کچھ نہیں۔ عمل ایمان کا ایک حصہ ہے اور ایمان عمل کے بغیر قائم نہیں رہتا۔

۲۔ ابو عمر زبیری بیان کرتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی اے صاحب عقل آپ مجھے بتلائیں کہ خدا کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا وہی جس کے علاوہ خداوند عالم کسی چیز کو قبول نہیں کرتا اس نے عرض کی؟ وہ کیا ہے فرمایا خدا پر ایمان لانا۔ کیونکہ اسکے علاوہ کوئی دوسرا عبادت کا حقدار نہیں (یہی تمام اعمال سے اعلیٰ وافضل ہے) اور انسان کے لئے سب سے زیادہ مفید ہے۔ ابو عمر زبیری نے عرض کی کیا آپ کا ارشاد نہیں ہے کہ ایمان قرار کے ساتھ کردار کا نام ہے یا فقط قرار بلا کردار؟ امامؑ نے ارشاد فرمایا ایمان مکمل عمل اور کردار ہے اور (صرف) قرار (یعنی زبان سے قبول کرنا) اسی کردار (وعمل) کا ایک حصہ ہے خداوند عالم نے اسی طرح قرار دیا ہے اور دینی کتاب (قرآن) میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس کا فروغ آشکار اور اس کی دلیل پائیدار ہے کتاب خدا اس کی گواہی دیتی ہے اور اس کو بیان کرتی ہے ابو عمر زبیری نے عرض کی میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس ارشاد کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں تاکہ میں سمجھوں امامؑ نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی حالتیں درجات طبقات اور مراتب ہیں ان میں سے ایک قسم مکمل اور ایک قسم ناقص ہے جس کا نقص واضح ہے ایک قسم ایسی ہے کہ جس میں رجحان زیادہ ہے اس نے عرض کی کیا ایمان ہی مکمل اور ناقص اور زیادتی رکھتا ہے؟ امام نے ارشاد فرمایا ہاں ایسا ہی ہے اس نے فرمایا اسلئے کہ خداوند عالم نے فرزند آدم کے اعضاء پر ایمان واجب قرار دیا ہے اور ایمان

کو ان پر تقسیم کردیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے لئے ایک قسم قرار دی ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی بھی اعضاء وجوارح ایسا نہیں کہ جس کے لئے ایمان قرار نہ دیا گیا ہو جو دوسرے اعضا کا غیر ہے انہیں (اعضا) میں سے انسان کا قلب ہے جس سے وہ غور وفکر کرتا ہے اور سمجھتا ہے اور وہ اس کے بدن کا بادشاہ ہے اور انہیں اعضا سے اس کی دو آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتا ہے اور کان ہیں جن سے سنتا ہے اور اس کے ہاتھ ہیں جن سے وہ اپنی طاقت کا استعمال کرتا ہے اور پیروں کے ذریعہ راستہ چلتا ہے اور اس کے پوشیدہ اعضاء جس کے ذریعہ ہمبستری کی لذت حاصل کرتا ہے اور زبان سے گفتگو کرتا ہے اور سر جس اس کا چہرہ ہے پس کوئی بھی عضو نہیں کہ جس کو ایمان پر مامور نہ کیا گیا ہو سوائے اس کے کہ دیگر اعضاء اس کے مامور ہیں اور یہی تقدیر کی بنیاد پر ہے جس کو خداوند عالم نے مقرر فرمایا ہے اور قرآن اسکے بارے میں گفتگو کرتا ہے اور اسکی گواہی دیتا ہے۔

اس طرح خداوند عالم نے جو چیز قلب پر واجب فرمائی ہے اسکے علاوہ کانوں پر واجب کیا ہے اور جو چیز کانوں پر واجب فرمائی اسکے علاوہ آنکھوں پر واجب فرمائی اور جو چیز آنکھوں پر واجب فرمائی اس کے علاوہ زبان پر واجب فرمایا اور جو چیز زبان پر واجب فرمائی اس کے علاوہ دونوں ہاتھوں پر واجب فرمایا اور جو چیز ہاتھوں پر قرار دی اسکے علاوہ دونوں پیروں پر واجب فرماتا ہے اور جو چیز پیروں پر واجب فرمائی اس کے علاوہ شرمگاہ پر واجب قرار دیا اور جو چیز شرمگاہ پر واجب قرار دی اس کے علاوہ چہرہ پر واجب قرار دیا۔

دل کا ایمان وعمل

جس ایمان کو خداوند عالم نے قلب پر واجب قرار دیا ہے وہ اس امر کا اعتراف اور معرفت وشناخت اور تسلیم ورضا کہ خدا کی ذات کے سوا اور کچھ نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور عبادت کے لائق صرف ایک ہی ہے اس کا نہ کوئی ہمسر ہے نہ فرزند اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکے بندے اور اس کے رسول ہیں اور تمام پیغمبروں

اور (آسمانی) کتابوں کا اقرار کرنا جو خدا کی جانب سے نازل ہوئیں یہی وہ (ایمان) ہے جس کی معرفت اور اعتراف کرنا قلب پر واجب قرار دیا ہے اور قلب کا کام یہی ہے جیسا کہ اس نے خود ارشاد فرمایا ہے۔

الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان ۲۴ؐ

ترجمہ (جو شخص بعی ایمان لانے کے بعد کفر ایمان کی طرف سے مطمئن ہو اور اسی طرح اس کا ارشاد ہے۔ الا بذکر الله تطمئن القلوب ۲۵ؐ

یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ اطمینان یاد خدا سے حاصل ہوتا ہے۔

ارشاد ہوتا ہے۔ الذین قالوا آمنا بافواھھم ولم تؤمن قلوبھم ۲۶ؐ

ترجمہ: یہ صرف زبان سے ایمان کا نام لیتے ہیں اور ان کے دل مومن نہیں ہیں۔

یا ارشاد ہوتا ہے۔ (ان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ الله فیغفرولمن یشاء ویعذب من یشاء۔) ۲۷ؐ

یعنی تم اپنے دل کی باتوں کا اظہار کرو یا ان پر پردہ ڈالو وہ سب کا محاسبہ کرے گا وہ جس کو چاہے گا بخش دے گا اور جس پر چاہے گا عذاب کریگا۔

مذکورہ تمام آیات اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ جس چیز (ایمان) کو خداوند عالم نے قلب پر واجب قرار دیا ہے یعنی اقرار اور معرفت حاصل کرنا اور یہی حقیقت ایمان ہے۔

زبان کا ایمان و عمل

خداوند عالم نے زبان پر واجب قرار دیا ہے کہ جن چیزوں کا قلب اعتقاد اور اعتراف کرتا ہے اس کا اقرار اور اظہار کرے جیسا کہ خود اسنے ارشاد فرمایا ہے۔

قولوا للہ حسنا۔ (سورہ بقرہ۔ آیت ۸۳)

لوگوں سے اچھی باتیں کرو۔

اسی طرح ارشاد ہوتا ہے (وقولوا آمنا بما انزل الینا وانزل الیکم والیھنا

والھکم واحد ونحن مسلمون۔ ۲۸؎

یعنی اور یہ کہو کہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں جو ہماری اور تمہاری دونوں کی طرف نازل ہوا ہے اور ہمارا اور تمہارا خدا ایک ہے اور ہم سب اسی کے اطاعت گذار ہیں۔ یہی وہ عمل ہے جس کو خداوند عالم نے زبان پر واجب قرار دیا ہے اور یہی زبان کا کام ہے۔

کان کا ایمان اور عمل

کانوں کا واجب کام یہ ہے کہ جن چیزوں کو خدا نے سننا حرام قرار دیا ہے ان کے سننے سے پرہیز کیا جائے اور جن چیزوں سے اس نے نہی فرمائی ہے اور جن چیزوں کا سننا خدا کے غیظ وغضب کا باعث ہے ان سے دوری اختیار کی جائے چنانچہ اس نے اس بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

وقد نزل علیکم فی الکتاب اذا سمعتم آیات اللہ یکفر بھا ویستھزبھا فلا تقعدوا منھم حتی نخوضوا فی حدیث غیرہ۔ ۲۹؎

اور اس نے کتاب میں یہ بات نازل کردی ہے کہ جب آیات الٰہی کے بارے میں یہ سنو کہ انکار اور استہزا ہو رہا ہے تو خبردار ان کے ساتھ ہرگز نہ بیٹھنا جب تک کہ وہ دوسری باتوں میں مصروف نہ ہوجائیں۔

پھر خداوند عالم نے اس چیز کو مستثنیٰ کردیا ہے جو بھولے سے انجام دے دی جائے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔

(واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین۔ ۳۰؎

اور اگر تم کو شیطان غافل کردے تو یاد آنے کے بعد پھر ظالموں کے ساتھ نہ بیٹھنا۔

اور ارشاد ہوتا ہے۔ ”فبشر عباد الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ اولئک الذین ھداھم اللہ واولئک ھم اولوا الالباب“

یعنی آپ میرے بندوں کو بشارت دے دیجئے جو باتوں کو سنتے ہیں اور جو بات اچھی

ہوتی ہے اس کا اتباع کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے ہدایت دی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو صاحبان عقل ہیں اسی طرح ارشاد ہوتا ہے ''قد افلح المومنون الذین فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون والذین ھم لذکوٰۃ فاعلون''۔ ۴۱

یعنی یقیناً صاحبان ایمان کامیاب ہوگئے جو اپنی نمازوں میں گڑگڑانے والے ہیں اور لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں۔

یا ارشاد ہوتا ہے ''واذا سمعو اللغو اعرضوا عنہ وقالوالنا اعمالنا ولکم اعمالکم'' ۴۲

یعنی اور جب لغویات سنتے ہیں تو کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال ہیں۔

اور ارشاد ہوتا ہے۔ ''واذا مروا باللغو مروا کراما'' ۴۲

یعنی اور جب لغو کاموں کے قریب سے گذرتے ہیں تو بزرگانہ انداز سے گذر جاتے ہیں۔

درحقیقت مذکورہ امور کان سے متعلق ہیں لہذا یہی کان کا عمل ہے اور یہی اس کا ایمان ہے۔

آنکھوں کا ایمان و عمل

آنکھوں کا عمل یہ ہے کہ جن چیزوں پر خداوند عالم نے نظر کرنا حرام قرار دیا ہے اس کو نہ دیکھا جائے اور جن چیزوں پر نظر کرنے سے خداوند عالم نے نہی فرمائی ہے اور حلال نہیں ہے ان سے دوری اختیار کی جائے۔ یہی آنکھوں کا عمل ہے اور ان کا ایمان ہے جیسا کہ خود اس نے ارشاد فرمایا ہے ''قل للمومنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فرجھم۔ ۴۳

یعنی اور پیغمبر آپ مومنین سے کہدیجئے کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی

شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

اس طرح خداوند عالم نے نہی فرمائی کہ مرد اپنے بھائی کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے اور خود اپنی شرمگاہ کو بھی پوشیدہ کرے کہ دوسرے لوگ اسے نہ دیکھیں۔

چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ''وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن'' ۔۴ے

ترجمہ: اور مومنات سے کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہوں کو نیچا رکھیں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کریں۔

اور خواتین بھی دیگر خواتین کی شرمگاہوں پر نظر نہ کریں اور خود بھی ان کو پوشیدہ رکھیں تاکہ دوسروں کی نظر اس پر نہ پڑے (زہیری بیان کرتا ہے کہ اس مقام پر امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس طرح اضافہ فرمایا کہ قرآن کریم میں جہاں جہاں شرمگاہوں کی حفاظت کے متعلق وارد ہوا ہے حفاظت سے مراد زنا ہے سوائے اس آیت کے کہ یہاں پر نظر کرنا مقصود ہے) اور جو کچھ خداوند عالم نے قلب وزبان اور کانوں پر واجب قرار دیا ہے ایک دوسری آیت میں باہم اس طرح ارشاد فرمایا ''وماکنتم تستترون ان یشھد علیکم سمعکم ولا ابصارکم ولاجلودکم''

یعنی اور تم اس بات سے پردہ پوشی نہیں کرتے تھے کہ کہیں تمہارے خلاف تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور گوشت پوست گواہی نہ دیدیں۔

آیت میں جلد سے مقصود شرمگاہ اور ران ہیں اور پھر ارشاد ہوتا ہے۔ ''ولا تقف مالیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولئک کان عنہ مسؤلا'' ۔۵ے

یعنی اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں ہے اس کے پیچھے مت جانا کہ روز قیامت سماعت بصارت اور قوت قلب سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہی ہے جس کو خداوند عالم نے دونوں آنکھوں پر واجب قرار دیا ہے یعنی جس چیز کو

خدا نے حرام قرار دیا ہے اس پر نظر نہ کرنا یہی آنکھوں کا عمل اور انکا ایمان ہے۔

ہاتھوں کا ایمان و عمل

ہاتھوں کا واجب کام یہ ہے کہ جس چیز کو خدا نے حرام قرار دیا ہے اسے انجام نہ دے۔ ہاتھوں کو صدقہ دینے صلہ رحم کرنے اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے اور نماز کے لئے جسم کو پاک کرنے کے لئے قرار دیا ہے جیسا کہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے "یایھا الذین آمنوا اذاقمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین۔" ۶ے

یعنی ایمان والو جب نماز کے لئے اٹھو تو پہلے اپنے چہروں کو اور کہنیوں تک اپنے ہاتھوں کو دھوؤ اور اپنے سر اور گٹے تک پیروں کا مسح کرو۔

اور ارشاد فرماتا ہے۔" فاذا لقیتم الذین کفروا فضرب الرقاب حتی اذا اثخنتم فشد الوثاق فاما منا بعد واما فداء حتی تضع الحرب اوزارھا۔" ۷ے

یعنی بس جب کفار سے مقابلہ ہو تو ان کی گردنیں اڑادو یہاں تک کہ جب زخموں سے چور ہوجائیں تو ان کی مشکیں باندھ لو پس اس کے بعد چاہے احسان کر کے چھوڑ دیا جائے یا فدیہ لے لیا جائے یہاں تک کہ جنگ سے ہتھیار رکھ دے۔

یہی عمل ہے جس کو خداوند عالم نے ہاتھوں پر واجب قرار دیا ہے اس لئے کہ جہاد ہمارے ہاتھ سے ہوتا ہے۔

پیروں کا ایمان و عمل

پیروں پر واجب ہے کہ وہ خدا کی نافرمانی میں گامزن نہ ہوں اور ان کا فریضہ ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے چلیں اس لئے کہ خداوند عالم نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ "ولا تمش فی الارض مرحا انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا۔" ۸ے

یعنی اور روئے زمین پر اکڑ کر نہ چلنا کہ نہ تم زمین کو شق کرسکتے ہو اور نہ سر اٹھا کر پہاڑوں کی بلندیوں تک پہونچ سکتے ہو۔

نیز خدا فرماتا ہے" واقصد فی مشیک واغضض من صوتک ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔" ۹۹

یعنی اور اپنی رفتار میں میانہ روی سے کام لینا اور اپنی آواز کو دھیما رکھنا کہ سب سے بدتر آواز گدھے کی آواز ہوتی ہے جو بلا سبب بھونڈے انداز سے چیختا رہتا ہے۔

ہاتھوں اور پیروں کی گواہی اپنے صاحب کے خلاف جب کہ ان سے امر خدا کو ترک کیا اور اسے انجام نہ دیا ہو اس بارے میں ارشاد ہوتا ہے۔" الیوم نختم علی افواھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم لما کانو یکسبون" ۱۰۰

ترجمہ: آج ہم ان کے منھ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ کیسے اعمال انجام دیا کرتے تھے۔

مذکورہ امور جو بیان کے گئے ہاتھوں اور پیروں کے فرائض میں شامل ہیں اور یہی ان کا عمل وایمان ہے۔

چہرہ کا ایمان وعمل

نماز کی حالت میں رات اور دن میں چہرہ پر خدا کا سجدہ کرنا واجب ہے اسی چیز کو خداوند عالم نے اس طرح بیان فرمایا" یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا واعبدوا ربکم وفعلوا الخیر لعلکم تفلحون۔" ۱۰۱

یعنی ایمان والو رکوع کرو سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور کار خیر انجام دو کہ شاید اسی طرح کامیاب ہو جاؤ اور نجات حاصل کرلو۔

(رکوع وسجود) فریضہ جامع ہے جو چہرے، دونوں ہاتھوں اور پیروں سے ادا کیا جاتا ہے۔ خداوند عالم دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا" وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ

احدا۔"

یعنی اور مساجد سب اللہ کے لئے ہیں لہذا اسکے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا۔

اور دوسرے مقام پر بھی اعضا کے واجبات کے متعلق یعنی طہارت وقت خدا وند عالم نے (تبدیلی قبلہ کے بارے میں) اپنے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰؐ کو بیت المقدس سے خانہ کعبہ کی جانب متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔" وماکا ن اللہ لیضیع ایمانکم ان اللہ بالناس لرؤوف الرحیم" ۲؎

یعنی اور خدا تمہارے ایمان کو ضائع کرنا نہیں چاہتا وہ بندوں کے حال پر مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

اس مقام پر نماز کو (کہ جو عمل و کردار ہے) ایمان کا نام دیا گیا ہے۔

گذشتہ بیان کی بنا پر جو شخص بھی خدا کے لئے اپنے اعضاء کی حفاظت کرے اور خدا سے ملاقات کرے اور جن اعضاء پر خدا نے واجب قرار دیا ہے اس کو بجا لاتا ہے یہی شخص اپنے کامل ایمان کے ساتھ خدا سے ملاقات کریگا اور اہل جنت سے قرار پائے گا اور جو شخص بھی اپنے وظائف (اور واجبات) میں خیانت کرے گا یا خدا کے حکم کی نافرمانی اور تکبر کرے گا اپنے ناقص ایمان کے ساتھ خدا کے روبرو ہوگا۔

اعلیٰ ترین ایمان

راوی حدیث ابو عمر وزبیری بیان کرتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ سے عرض کی میں ایمان کے ناقص اور کامل ہونے کو سمجھ گیا ایمان کی برتری اور زیادتی (کس معنی میں ہے) اس کا سرچشمہ کیا ہے؟ امامؑ نے ارشاد فرمایا خداوند عالم اس طرح ارشاد فرماتا ہے۔"واذاما انزلت سورۃ فمنھم من یقول ایکم زادتہ ھذہ ایمانا وفاما الذین آمنوا فزادتھم ایمان وھم یستبشرون واما الذین فی قلوبھم مرض فزاد ھم اللہ رجسا الیٰ رجسھم۔"

یعنی اور جب کوئی سورہ نازل ہوتا ہے تو ان میں سے بعض یہ طنز کرتے ہیں کہ تم میں

سے کتنے لوگوں ایمان میں اضافہ ہوگیا ہے تو یاد رکھیں کہ جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتے ہیں اور جن کے دلوں میں مرض ہے ان کے مرض میں سورہ ہی سے اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور وہ کفر ہی کی حالت میں مرجاتے ہیں۔

اور یہ آیہ شریفہ:

"نحن نقص علیک نبأهم بالحق انهم فتیة آمنوا بربهم وزدنهم هدی"

۳؎

یعنی ہم ان کے واقعات آپ کو بالکل سچے سچے بتاتے رہے ہیں یہ چند جوان تھے جو اپنے پروردگار پر ایمان لائے تھے اور ہم نے ان کی ہدایت میں اضافہ کردیا تھا۔

اگر تمام ایمان ایک جیسا ہوتا اور کمی وبیشی نہ ہوتی تو کسی بھی صاحب ایمان کو دوسرے پر امتیاز حاصل نہ ہوتا تجب ایمان (اور ہدایت خاص) تمام مومنین کے حق میں (اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے مختلف مجاہدین) یکساں ہوتے اور تمام لوگ ایک جیسے ہوتے برتری درمیان سے ختم ہوجاتی (اور لیاقت مندی کے مراتب اور ان کے مجاہدات بے اثر ہوجاتے حالانکہ (ایسا نہیں ہوا) لیکن مکمل ایمان کے ساتھ مومنین جنت میں داخل ہوں گے اور ایمان کی زیادتی کے سبب مومنین خدا کے نزدیک درجات میں فضیلت پائیں گے اور (ایمان) کی کمی کے باعث حد سے تجاوز کرنے والے جہنم میں داخل ہوں گے۔ ۴؎

حضرت علی بن ابی طالبؑ سے سوال کیا گیا ایمان قول اور عمل ہے یا فقط قول بے عمل؟ حضرت نے ارشاد فرمایا ایمان نام ہے قلب سے تصدیق کرنے اور زبان سے اقرار کرنے کا اور یہ تمام عمل ہے۔ ۵؎

امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے محمد بن مسلم بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایمان کے متعلق سوال کیا تو حضرت نے ارشاد فرمایا گواہی دینا "لا الہ الا اللہ اور دینا محمد رسول اللہ کی) اور جو چیزیں خدا کی جانب سے نازل ہوئیں ان کا اقرار کرنا

اور ان کی دل سے تصدیق کرنا (راوی کہتا ہے) میں نے عرض کی کیا کوئی عمل نہیں ہے۔ ہاں! ایمان عمل کے بغیر ہو نہیں سکتا بلکہ ایمان عمل سے ہے اور ایمان عمل کے بغیر پائیدار نہیں ہو سکتا۔ ۶

امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو یہ کہتا ہے کہ ایمان قول بے عمل ہے۔

امام ہادی (علی نقیؑ) نے اپنے آباؤ اجداد کے حوالے سے امیر المومنین علی علیہ السلام سے روایت بیان کی کہ حضرت فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہؐ نے فرمایا اے علی لکھو میں نے عرض کی کیا لکھوں؟ آنحضرت نے فرمایا لکھو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

ایمان قلب میں اپنی جگہ حاصل کرتا ہے اور عمل کے ذریعہ ایمان کی تصدیق ہوتی ہے اور جس کے ذریعہ نکاح حلال ہوتا ہے۔

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت عمل کی آزمائش گاہ ہے امام رضاؑ نے ارشاد فرمایا اللہ اور کسی کے درمیان رشتہ داری نہیں۔ اطاعت (خدا) کے بغیر ولایت خدا تک نہیں پہونچا جاسکتا۔ آنحضرتؐ نے بنی عبد المطلب سے فرمایا (میرے پاس اپنے اعمال لیکر آنا نہ کہ حسب ونسب۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ "فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم یومئذ ولا یتساولون فمن ثقلت موازینہ فاولئک ھم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسھم فی جھنم خالدون۔" ۷

یعنی پھر جب صور پھونکا جائے گا تو نہ رشتہ داریاں ہوں گی اور نہ آپس میں کوئی ایک دوسرے کے حالات پوچھے گا۔ پھر جن کی نیکیوں کا پلہ ہلکا ہوگا وہی لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنے نفس کو خسارہ میں ڈال دیا ہے اور وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا۔ میں بلاشبہ اسلام کی ایسی تعریف بیان

کروں گا جیسی مجھ سے قبل کسی نے نہ بیان کی ہوگی نہ ہی کوئی بعد میں ویسی تعریف بیان کرسکے گا۔ اسلام نام ہے تسلیم ورضا کا تسلیم نام ہے تصدیق کا تصدیق نام ہے یقین کا یقین نام ہے ادائیگی کا اور ادائیگی نام ہے عمل کا۔ ۸؎

قرآنی ارشادات کی روشنی میں عمل کی کیفیت وکمیت:

خداوند عالم قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

۱۔ یقیناً جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ہم ان لوگوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے ہیں جو اچھے اعمال انجام دیتے ہیں۔

۲۔ بیشک ہم نے روئے زمین کی ہر چیز کو زمین کی زینت قرار دے دیا ہے تاکہ ان لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے سب سے بہتر کون ہے۔ ۹؎

۳۔ اس (خدا) نے موت وحیات کو اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں حسن عمل کے اعتبار سے سب سے بہتر کون ہے۔ ۱۰؎

حدیث:

۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا ہر شخص کی قیمت اس چیز (کام اور ہنر) سے ہے جو اس کو اچھا بنادے۔ (جس میں وہ اختصاص رکھتا ہے۔)

۲۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا لوگ اپنے کام اور عمل کے فرزند ہیں کہ جس کو اچھی طرح انجام دیتے ہیں۔ ۱۱؎

یعنی جس طرح سے ہر شخص اپنے باپ سے منسوب ہوتا ہے اسی طرح سے اس کی شناخت ہوتی ہے اسکی سبب بلندی حاصل کرتا ہے۔ صنعت وہنر کام اور علم و اختصاص بھی کہ جس میں انسان پختہ اور ماہر ہوتا ہے اسے بخوبی جانتا ہے اس سے شہرت حاصل کرتا ہے یہی اس کی اصل وحقیقت اور اس کا جوہر ہے جیسے کہ فرزند اپنے باپ سے منسوب ہوتے ہیں اور انہیں سے ان کی شناخت ہوتی ہے اسی طرح جو حضرات صاحب مہارت وصاحب ہنر اور

باقیمت ہوتے ہیں وہ اسی کے رشتے سے پہچانے جاتے ہیں اور اسی جانب ان کی نسبت ہوتی ہے جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ فلاں انسان اچھا ڈاکٹر ہے۔ اچھا کاریگر ہے اچھا ریاضی دان ہے اچھا استاد ہے اچھا صاحب قلم ہے اچھا معمار ہے اور اچھا کاشتکار ہے۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ارشاد گرامی بھی ہر صاحب ہنر وپیشہ کی کیفیت اور اس کی اہمیت پر تاکید کررہا ہے یعنی کسی انسان کی صحیح قدروقیمت اس کی مہارت اور ہنرکاری ہے نہ کہ اس کے کام کی مقدار۔

۳۔ امام زین العابدینؑ نے ارشاد فرمایا اچھی نیت اور پسندیدہ گفتار اور اچھے کاموں سے ہماری مدد کرو۔ ۵۲

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ شریفہ (لیبلونکم ایکم احسن عملا)، ۵۳ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ اس سے مراد زیادہ (عمل) نہیں ہے بلکہ (بہتر) اور صحیح مراد ہے۔ اور کاموں کی درستی کا تعلق خوف خدا اور صحیح ارادہ اور نیت سے ہے۔ پھر حضرتؑ نے ارشاد فرمایا عمل کی اس کے انجام تک خلوص سے نگہداری کرنا عمل کرنے سے زیادہ دشوار ہے اور خالص عمل یہ ہے کہ خدا کے علاوہ ہم کسی دوسرے سے اس کی تعریف کے خواستگار نہ ہوں اور نیت عمل سے بہتر ہے جان لو کہ نیت ہی عمل ہے پھر حضرت نے اس آیہ شریفہ کی تلاوت فرمائی۔ "کل یعمل علی شاکلتہ"۔ ۵۴

عمل اور کام میں تقویٰ

قرآن کریم:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ کہ جس نے اپنی بنیاد خوف خدا اور رضائے الٰہی پر رکھی ہے وہ بہتر ہے یا جس نے اپنی بنیاد اس گرتے ہوئے گڈھے کے کنارے پر رکھی ہو کہ وہ ساری عمارت کو لیکر جہنم میں گر جائے اور اللہ ظالم قوم کی ہدایت نہیں کرتا ہے۔ (۱۔ سورہ توبہ آیت نمبر ۱۰۹)

حدیث:

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے ابوذر عمل میں تقویٰ اور پرہیزگاری کی رعایت وکوشش خود اس عمل کے انجام دینے سے زیادہ کرو اس لئے کہ تقویٰ کے ساتھ کوئی بھی عمل کم شمار نہیں کیا جاتا اگرچہ مقدار میں کم ہی کیوں نہ ہو) کیا قبول ہوا عمل بھی کم ہوسکتا ہے؟۵۵

۲۔حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا کوئی عمل بھی تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ کم شمار نہیں کیا جاسکتا ہے ۵۶

۳۔امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا میں تمہیں خوف خدا، پرہیزگاری اور کوشش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں ۔جان لو کہ ہر کوشش، (چاہے عبادت یا دوسرے امور میں ہو) کہ جس میں تقویٰ اور پرہیزگاری نہ ہو، فائدہ مند نہیں ہوسکتی۔۵۷

جوہر عمل

۱۔حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا بہت سا کم (عمل) زیادہ سے بلند ہوتا ہے۔۵۸

۲۔حضرت علی نے ارشاد فرمایا کبھی مختصر چیز بلند اور زیادہ ہوجاتی ہے اور بہت زیادہ چیز بیکار اور ختم ہوجاتی ہے ۵۸

۳۔امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا اے حمران بن اعین! جان لو کہ یقین کے ساتھ مختصر عمل خدا کے نزدیک بہتر ہے اس زیادہ عمل سے جو بلا یقین انجام دیا جائے۔

۴۔حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا دو عمل کے درمیان کس قدر زیادہ فرق ہے۔ایک وہ عمل جس کی لذت ختم ہوجاتی ہے اور اس کا بار گناہ اور اس کی پرسش اپنی جگہ باقی رہتی ہے اور دوسرا وہ عمل کہ جس کی تکلیف ختم ہوجاتی ہے اور اس کی جزا باقی رہتی ہے۔۵۹

صحت عمل واستقامت

حدیث:

۱۔امام جعفر صادق نے آنحضرت سے روایت فرمائی کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا

خداوند عالم سے درستی اور استقامت چاہو اور اس کے ہمراہ عمل اور کام کی صحت اور اس کی پائیداری۔ ۱۰؎

استحکام عمل

امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ (قبر) پرانی اور بوسیدہ ہوجائیگی لیکن خداوند عالم اس بندہ کو دوست رکھتا ہے کہ جب وہ کام انجام دے تو صحیح انجام دے اور آخر تک انجام دے۔ ۱۱؎

توجہ کیجئے:

یہ گفتگو عبد اللہ بن سنان کی روایت کا ایک حصہ ہے جس کی انہوں نے امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ حدیث کا کچھ حصہ اس طرح ہے کہ عبد اللہ بن معاذ کا انتقال ہوگیا آنحضرتؐ اٹھے اور آپ کے ہمراہ اصحاب بھی روانہ ہوئے۔ آنحضرت نے سعد بن معاذ کو غسل دئے جانے کا حکم فرمایا غسل کے دوران سعد کو چار لکڑیوں پر رکھا ہوا تھا غسل دینے کے بعد حنوط کیا گیا کفن پہنایا گیا اور تابوت میں رکھ دیا گیا آنحضرتؐ پا برہنہ ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ کبھی آپ دائیں جانب سے تابوت پکڑتے کبھی بائیں جانب سے یہاں تک کہ انہیں قبرستان تک پہونچایا اور قبر کے نزدیک رکھ دیا۔ آنحضرت خود ان کی قبر میں داخل ہوئے اور ان کی لحد کو اپنے دست مبارک سے درست کیا اور حکم فرماتے جاتے پتھر دو مٹی لاؤ اسی طرح (قبر کو) اینٹوں سے درست کیا جب قبر کا کام مکمل ہوگیا پھر جب اس پر مٹی ڈال چکے اس وقت آپ نے فرمایا "انی لا علم انه سيبلى ويصل البلىٰ اليه ولكن الله يحب عبداً اذا عمل عملا احكمه۔" ۱۲؎

یقیناً میں جانتا ہوں کہ یہ قبر اور اس کی لحد پرانی ہوجائے گی لیکن خداوند عالم ایسے بندے کو دوست رکھتا ہے جب وہ کام کرے تو مستحکم اور پائیدار کام کرے اور اس کو صحیح طور پر انجام تک پہونچائے۔

عمل پر آمادگی

اعلیٰ ترین اعمال وہ ہیں کہ جس کی انجام دہی کے لئے تمہیں نفس کو مجبور کرنا پڑے۔

میانہ روی: عمل کی طبیعی شکل

قرآن:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔

اور نہ تو پورے کنجوس ہی بن جاؤ اور نہ بڑے فضول خرچ کہ خالی ہاتھ پشیمان بیٹھے رہو۔

حدیث:

آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہر کام اور ہر چیز کی بہتری یہ ہے کہ اس کی حد میانہ روی پر ہو۔ [۱۳]

کامیابی کی راہ میں اقدام

حدیث:

حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا اگر کسی کام سے ڈرتے ہو تو اس میں پھاند پڑو اس لئے کہ ہر کام سے ڈرنا خود اس کام سے بڑا ہوتا ہے۔ [۱۴]

عمل کا خالص ہونا

قرآن:

۱۔ (اے پیغمبرؐ یہ کہئے کہ پروردگار مجھے اچھی طرح سے آبادی میں داخل کر اور بہترین انداز سے باہر نکال اور میرے لئے ایک طاقت قرار دیدے جو میری مدد گار ثابت

ہو۔ ۱۵ (سورہ اسریٰ آیت ۸۰)

۲۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جس نے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا ان لوگوں نے نیک اور بد اعمال مخلوط کردیئے ہیں۔عنقریب خدا ان کی توبہ قبول کرلے گا کہ وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ ۱۶

۳۔ ارشاد الٰہی ہوتا ہے ہم نے آپ کی طرف اس کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے لہٰذا آپ مکمل اخلاص کے ساتھ خدا کی عبادت کریں آگاہ ہوجایئے کہ خالص بندگی صرف اللہ کے لئے ہے۔

۴۔ اللہ کو جو تمہارا پروردگار ہے اور تمہارے پہلے باپ دادا کا، چھوڑے دیتے ہو پس انہوں نے الیاس کی تکذیب کی وہ سب (عذاب میں) ضرور دھرے جائیں گے۔ اللہ کے خالص بندے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۵۔ تو اب دیکھو کہ جنہیں ڈرایا جاتا ہے ان کے نہ ماننے کا کیا انجام ہوتا ہے علاوہ ان لوگوں کے جو اللہ کے مخلص بندے ہوتے ہیں۔ ۱۷

حدیث :

حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا کسی عمل کا بطور خالص انجام دینا خود اس عمل سے زیادہ دشوار ہے۔ ۱۸

۲۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: کسی عمل کا خالص انجام دینا خود اس عمل سے بہتر ہے۔ ۱۹

۳۔ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: عمل کے انجام تک اخلاص کی حفاظت کرنا عمل سے دشوار ہے۔ ۲۰

۴۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: جب تک کہ علم عمل کے ساتھ اور اس کے متعلق دینی معلومات صحیح نہیں ہونگی۔ عمل پاک اور خالص نہیں ہوسکتا۔ ۲۱

۵۔ حضرت علی نے ارشاد فرمایا اخلاص عمل پیدا کرو تاکہ اپنا مقصود حاصل کرسکو۔ ۲ے
۶۔ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا عقل کے سپاہیوں میں سے ایک عمل میں اخلاص کا پیدا کرنا ہے اور اسکی ضد نیت کی آلودگی اخلاص کی کمی ہے۔ ۳ے
۷۔ امام سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پروردگار میری نیکیوں کو جو تیری نافرمانیوں کے ساتھ آمیزش گھل مل گئیں انہیں ختم نہ فرمانا۔ ۴ے
۸۔ امام سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پروردگار ہر وہ شخص جو تیرے دین پر عقیدہ رکھتا ہو جہاد کے لئے اٹھ کھڑا ہو یا ہر مجاہد جو تیرے احکام کا پابند ہو دشمنوں سے جہاد کرے تاکہ تیرا دین بلند اور تیرا گروہ طاقت اور تیرے احکام پر عمل کیا جائے۔ ان کے کام کو ان پر آسان فرما اور اس کو حکم اور عزم وارادہ میں پائیداری فرما اور ریاکاری کو اس سے دور فرما اور شہرت طلبی سے آزاد فرما اور اس کی فکر وذکر وسفر وحضر کو پاک اور خالص فرما اور خود اپنے لئے قرار دے۔ ۵ے
۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابوذر غفاری نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت نے فرمایا: ہر حق کے لئے ایک حقیقت ہے اور کوئی بندہ اس وقت تک اخلاص کی حقیقت تک نہیں پہونچ سکتا جب تک کہ وہ اس عمل کی تعریف کا خواہش مند نہ ہو جو اس نے خداوند عالم کے لئے انجام دیا ہے۔ ۶ے

کام کو انجام تک پہونچا دینا اس کی پائیداری

قرآن کریم:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے: بیشک جن لوگوں نے اللہ کو اپنا رب کہا اور اسی پر جمے رہے ان کے لئے نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ ہونے والے ہیں۔
۲۔ اور اگر یہ لوگ سب ہدایت کے راستے پر قائم رہتے تو ہم انہیں وافر پانی سے سیراب کردیتے۔ ۷ے

۴۔ لہٰذا آپ اس کے لئے دعوت دیں اور اس طرح استقامت سے کام لیں جس طرح آپ کو حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشات کا اتباع نہ کریں۔ ۸ ؎

حدیث:

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کام مکمل انجام دینے ہی کے لئے ہوتے ہیں (یعنی انہیں اختتام تک پہونچایا جائے) ۹ ؎

۲۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: وہ مختصر کام جس میں استقلال ہو اس زیادہ کام سے جس سے تم ملول ہو زیادہ امید بخش ہے۔ ۱۰ ؎

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس کی بندہ پابندی کرے اگر چہ وہ مختصر ہی کیوں نہ ہو۔ ۱۱ ؎

۴۔ تمام کام اپنے اختتام سے وابستہ ہوتے ہیں معیار عمل اسکا اختتام ہے۔ ۱۲ ؎

۵۔ حضرت عیسیٰ نے (اپنے حواریوں سے فرمایا) اے حواریو! میں تم سے حق بیان کرتا ہوں، لوگ کہتے ہیں کہ عمارت اپنی اساس اور بنیاد سے ہوتی (لیکن) میں تم سے یہ نہیں کہتا (لوگوں نے) حضرت عیسیٰ سے عرض کی اے روح اللہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا میں تم سے حق کہتا ہوں وہ آخری پتھر، جس کو معمار رکھتا ہے، وہی اساس و بنیاد ہے یعنی کام کا انجام اور کام کا اختتام تک پہونچانا۔ ۱۳ ؎

۶۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا تمام کام مکمل کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ ۱۴ ؎

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ پابندی سے کام انجام دینا خود اس کام سے زیادہ دشوار ہے۔ ۱۵ ؎

۸۔ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص تاریکی میں ڈوب چکا ہے اسے چمکنے والی بجلی بھی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ ۱۶ ؎

نوٹ۔ مقصد یہ ہے کہ بغیر پابندی کے کام انجام دینے سے کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔

کام نہ کرنے کی آرزو

قرآن:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔

۱۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ کھائیں پئیں اور مزے اڑائیں اور امیدیں انہیں غفلت میں ڈالے رہیں۔ عنقریب انہیں سب کچھ معلوم ہوجائے گا۔ ۸۷

۲۔ منافقین ایمان والوں سے پکار کر کہیں گے کہ کیا ہم تمہارے ساتھ نہیں تھے تو وہ کہیں گے بیشک مگر تم نے اپنے کو بلاؤں میں مبتلا کردیا اور ہمارے لئے مصائب کے منتظر رہے اور تم نے رسالت میں شک کیا اور تمہیں تمناؤں نے دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ حکم خدا آگیا اور تمہیں مکار شیطان نے دھوکہ دیا ہے۔ ۸۸

۱۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا اولیائے خدا نے صبر و شکیبائی کے ذریعہ جزا حاصل کی اور کردار سے اپنی امیدیں حاصل کیں۔ ۸۹

۲۔ امام سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: امید و آرزو نے قرآن سے فروغ حاصل کرنے والوں کو عمل کرنے سے نہیں روکا۔ ۹۰

۳۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: اے ہشام مومن زیرک اور ہوشمند ہوتا ہے ہمیشہ کوشش کرتا رہتا ہے اور دل کو ممکنہ امیدوں سے وابستہ کرتا ہے۔ ۹۱

۴۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا کم امیدیں اور آرزو کرنا عمل کرنے کے لئے بہترین مددگار ہیں۔ ۹۲

۵۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا ہر کام کے انجام دینے سے اطمینان حاصل کرو۔ آرزو اور امید کے فریب میں آنے سے پرہیز کرو۔ آنے والے کل کے غم کو آج نہ کرو اس لئے کہ آج ہی کا غم تمہارے لئے کافی ہے۔ آنے والے کل کی پریشانیاں تم پر کل وارد ہوں گی اگر کل کے غم کو آج پر بار کروگے تو اپنے رنج واندوہ میں اضافہ کروگے۔ اور تم نے خود کو آمادہ کیا

ہے کہ ایک ہی دن میں کئی چیزوں کو تحمل کرو جس کو تم چند روز میں تحمل اور برداشت کرسکتے تھے یہی وجہ ہے کہ غم واندوہ میں اضافہ ہوجائے گا کام زیادہ ہوگا اور رنج میں فراوانی ہوگی کام کرنا اور دل سے آنے والے کل کی آرزو باندھنا غم وغصہ پیدا کرتا ہے لیکن اگر دل کو آرزو سے خالی کردو گے تو آج کے دن کام میں زیادہ کوشش کرو گے۔ ۹۳

۶۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں میں سے نہ ہوجاؤ جو عمل کے بغیر آخرت میں اچھی امید کرتے ہیں اور لمبی لمبی امیدوں کے ساتھ توبہ کی امید میں بیٹھے ہیں دنیا کی طلب میں رہتے ہیں اور کسی چیز کی چاہت کے وقت بہت زیادہ اصرار کرتے ہیں لیکن عمل کے وقت کوتاہی کرتے ہیں۔ گفتگو میں شاطر و چالاک ہیں عمل میں سست ہیں اور عمل کے بغیر فائدہ حاصل کرنے کی امید میں لگے رہتے ہیں۔ ۹۴

۷۔ جو شخص دل سے لمبی لمبی امیدیں وابستہ کرتا ہے اچھی طرح کام نہیں کرتا۔

۸۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص آرزوں کا دامن کشادہ کرتا ہے اس کا عمل کوتاہ اور بیکار ہوجاتا ہے۔ ۹۵

عمل وسیلہ شناخت

قرآن کریم:

۱۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا: اللہ سے ڈرو کہ اللہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ ۹۶

۲۔ اور اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا جب تک کہ موت نہ آجائے۔

۳۔ وہ رسول جو اللہ کی واضح آیات کی تلاوت کرتا ہے تاکہ ایمان اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئے۔

حدیث:

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: جو شخص جو کچھ بھی جانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے تو

خداوند عالم اس شخص کے لئے جو وہ نہیں جانتا ہے اس کا علم آسان فرمادیتا ہے۔۹۷

۲۔حضرت علی نے ارشاد فرمایا: علم عمل سے وابستہ ہے ۹۸

۳۔حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ کچھ نہیں جانتا۔۹۹

۴۔حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: علم کا معیار اس پر عمل کرنا ہے۔۱۰۰

۵۔حضرت علیؑ نے فرمایا: مومن کا علم اس کے عمل سے وابستہ ہے۔۱۰۱

۶۔حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: علم انسان کی ذات سے متصل ہے پس جو شخص درحقیقت علم رکھتا ہے، عمل بھی کرتا ہے اور علم عمل کو پکارتا ہے اگر عمل نے اس کا جواب دیا یعنی اگر صاحب علم نے اس پر عمل کیا تو وہ باقی رہتا ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔ ورنہ اس کے پاس سے رخصت ہوجاتا ہے اور ختم ہوجاتا ہے۔

۷۔امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کوئی بھی عمل بغیر معرفت پہچانا نہیں جا سکتا اور کوئی معرفت عمل کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔۱۰۲

پہلے کردار پھر گفتار

قرآن:

۱۔کیا تم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھول جاتے ہو جبکہ کتاب خدا کی تلاوت بھی کرتے ہو۔کیا تمہارے پاس عقل نہیں؟

۲۔ایمان والو آخر وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو؟ اللہ کے نزدیک یہ سخت ناراضگی کا سبب ہے کہ تم وہ کہو جس پر عمل نہیں کرتے ہو۔۱۰۳

حدیث:

۱۔آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ سے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! گفتگو میں کوئی خیر نہیں ہے مگر کردار کے ساتھ۔۱۰۴

۲۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اے ابن مسعود! ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو لوگوں پر سختی وشدت کرتے ہیں اور اپنے لئے آسانی کے خواہاں ہیں۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ لم تقولون ما لا تفعلون۔۵؎

یعنی وہ بات کیوں کہتے ہو جس پر عمل نہیں کرتے۔

۳۔ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا: اے مسعود! ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ کہ جو لوگوں کو نیکی کی ہدایت کرتے ہیں اور اس کا حکم کرتے ہیں اور خود اس سے غافل ہیں۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے۔ ''اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم۔'' (سورہ بقرہ۔ آیت ۴۴)

یعنی کیا تم لوگوں کو نیکیوں کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے کو بھول جاتے ہو۔۶؎

۴۔ امام محمد باقرؑ نے اپنے پدر بزرگوار سے اس طرح روایت کی نیک کام کی تعریف اور اس پر عمل کرنے والا دونوں ہو۔۷؎

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہوئے راوی حدیث بیان کرتا ہے کہ میں نے امام صادق علیہ السلام سے آیت شریفہ (اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم)

یعنی کیا تم لوگوں کو نیکیاں کرنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ اپنے نفسوں کو فراموش کردیتے ہو'' کے متعلق دریافت کیا۔ حضرت نے اپنا دست مبارک گلے پر رکھتے ہوئے فرمایا ایسے انسان نے خود کو ذبح کردیا۔۸؎

یعنی جو شخص لوگوں کو نیک کام کی دعوت دیتا ہے اور خود کو فراموش کردیتا ہے یا خود کو معاف سمجھتا ہے اور نیک کام انجام نہیں دیتا یہ ایسا ہی ہے کہ آپ کہیں کہ ایسے شخص نے خود کو اپنے ہاتھوں سے قتل کردیا اور ہلاک کردیا۔

۶۔ حضرت علیؑ نے کاہل (وست) اور گنہگاروں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ دوسروں کو روکتا ہے اور خود ہاتھ نہیں اٹھاتا حکم دیتا ہے اور خود اس پر عمل نہیں کرتا گفتگو پر فخر کرتا ہے

اور دوسروں کو نصیحت کرتا ہے اور اپنا کردار ایسا نہیں رکھتا۔۹۰۱

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ خداوند عالم نے زبان کو فقط گفتگو کرنے اور ہاتھوں کو بندھے رہنے یعنی کام نہ کرنے کے لئے خلق نہیں فرمایا ہے بلکہ خداوند عالم تو چاہتا ہے کہ یہ دونوں اعضا زبان اور ہاتھ ایک ساتھ کھلیں اور ساتھ بند ہوں۔ ۱۱۰

۸۔ حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جاہل کا (غم و) غصہ اس کی گفتگو میں ہوتا ہے اور عقلمند کا (غم و) غصہ اس کے کردار میں۔ ۱۱۱

۱۰۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: اچھے کردار کے ساتھ علم کا ثمرہ حاصل ہوتا ہے اچھی گفتگو سے نہیں۔ ۱۱۲

۱۱۔ امام کاظم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اے ہشام! مومن گفتگو کم اور کام زیادہ کرتا ہے اور منافق گفتگو زیادہ اور کام کم کرتا ہے۔ ۱۱۳

۱۲۔ حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: (سچے مومن کی شناخت) یہ ہے کہ حق کہ توصیف اور اس پر عمل کرتا ہے جس چیز میں بھی خیر کا ہدف پاتا ہے اس کی جانب تیزی سے دوڑتا ہے اور جس کام میں بھی خیر کا گمان کرتا ہے اس میں مصروف ہوجاتا ہے۔ ۱۱۴

۱۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے مفضل بن عمر جعفی بیان کرتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادقؑ سے دریافت کیا کامیاب (انسان) کس چیز سے پہچانا جاتا ہے؟ ارشاد فرمایا جس کی گفتگو اس کے کردار کے مطابق ہو وہ کامیاب ہے اور جس کی گفتگو کردار کے مطابق نہ ہو اس کا ایمان عارضی ہے ۱۱۵

۱۴۔ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا کہ حسرت و پشیمانی اور شرمساری اس شخص کے لئے ہے جو اپنی بینائی سے استفادہ نہیں کرتا اور جو کام بھی کرتا ہے اس کے بارے میں نہیں جانتا ہے اسکے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ۔ ۱۱۶

۱۸۔ حضرت علی بن ابی طالبؑ نے ارشاد فرمایا پست ترین علم وہ ہے جو (صرف) زبان پر ٹھہر جائے (عمل نہ کیا جائے) اور بلند ترین علم وہ ہے جو اعضا وجوارح سے ظاہر ہو عمل کیا جائے۔

۱۹۔ امام سجاد علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

پروردگار محمدؐ اور ان کی اولاد پر رحمت نازل فرما اور مجھے عبادت کے لئے صحت عنایت فرما۔ زھد کے لئے قلبی سکون عنایت فرما کام کرنے کے لئے عقل اور اچھے کام کرنے کے لئے پرہیزگاری عطا فرمایا۔ ۱۷

حوالے:

۱۔ خصال ا۔ ۵۱

۲۔ نہج البلاغہ ۱۲۸ عبدہ، ۱۰۲

۳۔ بحار ۷۷۔ ۱۸۳ از کتاب اعلام الدین“

۴۔ نہج البلاغہ ۸۱۷ عبدہ، ۱۹،۴

۵۔ نہج البلاغہ، ۹۸

۶۔ بحار ۸۷، ۹ از کتاب (مطالب السؤل)

۷۔ غرر الحکم، ۲۲۵

۸۔ غرر الحکم، ۳۱۸

۹۔ مشکاۃ الانوار ۳۸

۱۰۔ وسائل۔ ا۔ ۴۹

۱۱۔ غرر الحکم، ۱۴

۱۲۔ غرر الحکم، ۲۳

۱۳۔ غرر الحکم، ۲۳

۱۴۔ ''بحار'' ۷۸، ۱۸۰ از کتاب اعلام الدین اور اصول کافی ۲، ۵۷

۱۵۔ تحف العقول، ۲۸۹

۱۶۔ غررالحکم، ۵۳

۱۷۔ زمانہ کی قسم سے مراد آنحضرت کا روشن زمانہ یا امام مہدیؑ کا وقت ظہور مراد ہے یا قیامت کا وہ دن ہے جس اعمال کے نتائج ظاہر ہوں گے۔

۱۸۔ سورہ بینہ آیت ۷

۱۹۔ سورہ تین آیت نمبر ۶۔۴

۲۰۔ سورہ شوریٰ آیت ۲۶

۲۱۔ سورہ سبا آیت ۴۶

۲۲۔ سورہ محمد آیت۔ ۲

۲۳۔ سورہ سبا آیت ۳۷

۲۴۔ اصول کافی ۲۔ ۳۴

۲۵۔ وسائل ۴۔ ۱۲۷

۲۶۔ سورہ نحل آیت ۱۰۴

۲۷۔ سورہ رعد آیت ۲۸

۲۸۔ سورہ مائدہ آیت ۴۱

۲۹۔ سورہ بقرہ آیت ۲۸۴

۳۰۔ سورہ بقرہ، ۸۳

۳۱۔ سورہ عنکبوت آیت نمبر ۴۶

۳۲۔ سورہ نبا آیت ۴۰

۳۳۔ سورہ انعام آیت ۶۸

۳۴۔سورہ زمر آیت ۱۸

۳۵۔سورہ موٗمن آیت ۴۔۱

۳۶۔سورہ فرقان آیت ۷۲

۳۷۔سورہ نور آیت ۳۰

۳۸۔سورہ نور آیت ۳۱

۳۹۔سورہ فصلت آیت ۲۲۰

۴۰۔سورہ اسراء۔۳۶

۴۱۔سورہ مائدہ آیت ۶

۴۲۔سورہ محمد آیت ۴

۴۳۔سورہ اسراء آیت ۳۷

۴۴۔سورہ لقمان آیت ۱۹

۴۵۔سورہ یٰسین آیت ۶۵

۴۶۔سورہ حج آیت ۷۷

۴۷۔سورہ جن آیت ۱۸

۴۸۔سورہ بقرہ۔ ۱۴۳

۴۹۔سورہ توبہ آیت ۔۱۲۵۔۱۲۴

۵۰۔سورہ کہف۔آیت ۱۳

۵۱۔ الکافی ۲۔ ۳۳۔۳۷۰

۵۲۔ بحار ۴۹۔۴۔۷

۵۳۔الکافی ۲۔ ۳۸

۵۴۔بحار ۴۹۔۱۹۔ از کنز الفوائد

۵۵۔سورہ المومنون ۲۳۔آیت ۱۰۱۔ ۱۰۳

۵۶۔اختلاف کے ساتھ انجار ۶۸۔ ۳۰۹

۵۷۔ ایضاً الکافی ۲۔ ۴۵

۵۸۔سورہ کہف آیت ۳۰

۵۹۔سورہ کہف۔آیت ۷

۶۰۔سورہ ملک آیت ۲

۶۱۔نہج البلاغہ ۱۲۲ عبدہ ۲۔ ۱۵۹

۶۲۔ارشاد مفید ۱۴۲

۶۳۔صحیفہ سجادیہ، ۳۵۰ (دعای ۴۷)

۶۴۔سورہ ھود۔آیت ۷

۶۵۔سورہ اسراء آیت ۸۴

۶۶۔سورہ توبہ آیت ۱۰۹

۶۷۔مکارم الاخلاق، ۵۵۵

۶۸۔(نہج البلاغہ)۔۱۱۲۹

۶۹۔وسائل ۱۱۔ ۱۹۲

۷۰۔نہج البلاغہ۔۱۹۳۱ عبدہ ۲۵۵۱

۷۱۔۸۷۔۱۲۔ماخوذ مطالب السوول

۷۲۔ اختصاص ۲۲۲

۷۳۔نہج البلاغہ۔۱۱۴۸

۷۴۔عبدہ ۲۔ ۱۷۰

۷۵۔مستدرک ۱۔ ۳۶۰

۷۶۔امالی شیخ صدوق ۔ ۴۴ ۳

۷۷۔امالی صدوق ، ۴۴ ۳

۷۸۔نہج البلاغہ، ۱۱۹۶

۷۹۔سورہ اسراء آیت ۲۹

۸۰۔بحار ۷۷۔ ۱۶۶ کتاب غوالی اللئالی

۸۱۔نہج البلاغہ ۱۱۶۹ عبدہ ۲۔ ۱۸۵

۸۲۔سورہ توبہ ۔۱۰۲

۸۳۔سورہ زمر آیت ۳۔۲

۸۴۔سورہ صافات آیت ۴۷۔ ۳۷

۸۵۔کافی ۔ ۸۔ ۲۴

۸۶۔بحار ۷۸۔۹۔ از کتاب کنز الفوائد

۸۷۔غرر الحکم، ۲۵۵

۸۸۔غرر الحکم، ۴

۸۹۔اصول کافی ۱ ۔ ۲۲

۹۰۔صحیفہ سجادیہ، ۳۵۸ (دعائے ۴۷)

۹۱۔صحیفہ سجادیہ، ۱۸۷ (دعائے ۲۷)

۹۲۔مستدرک، ۱۰۱

۹۳۔سورہ احقاف آیت ۱۳

۹۴۔سورہ جن آیت ۱۷ مجمع البیان ۱۰۔ ۳۷۴۔ ۳۷۱

۹۵۔سورہ شوریٰ آیت ۱۵

۹۶۔بحار ا ۷۷۔ ۱۶۵۔ از کتاب غوالی اللئالی ، ۱۹

۹۷۔ نہج البلاغہ، ۱۴۲ عبدہ ۲، ۵۱۳
۹۸۔ وسائل ۱۔ ۷۰
۹۹۔ اختصام، ۳۳۹
۱۰۰۔ معانی الاخبار۔ ۱ ۳۳
۱۰۱۔ غررالحکم ۱۵۳
۱۰۲۔ اصول کافی ۲، ۲۹۶
۱۰۳۔ کافی ۲۳۔ ۸
۱۰۴۔ سورہ حجر آیت ۳۰
۱۰۵۔ سورہ حدید آیت ۱۴
۱۰۶۔ تحف العقول، ۱۵۷
۱۰۷۔ صحیفہ سجادیہ، ۲۶۸ (دعائے ۴۲)
۱۰۸۔ اصول کافی ۲، ۲۲۶ اور ۲۳۰
۱۰۹۔ غررالحکم، ۳۲۰
۱۱۰۔ بحار ۷۳، ۱۱۲
۱۱۱۔ تحف العقول، ۱۱۰
۱۱۲۔ نہج البلاغہ، ۱۱۰۳ عبدہ ۲۔ ۱۵۱
۱۱۳۔ ارشادہ ۱۴۴
۱۱۴۔ سورہ بقرہ آیت ۲۸۲
۱۱۵۔ سورہ حجر آیت ۹۹
۱۱۶۔ سورہ طلاق آیت ۱۱۔

❁❁❁